حکومتِ پنجاب، محکمہ زراعت
شعبہ اصلاحِ آبپاشی، لاہور

ڈرپ آبپاشی

دریائے چناب کے جنوبی سمت آباد گوجرانوالہ کی تحصیل وزیرآباد، چھری، کانٹے، چمچے اور برتن کی برآمدات کے حوالے سے کافی مشہور ہے، تاہم صنعتی ترقی ہونے کے باوجود یہاں کے کاشتکاروں نے زرعی ترقی کو ماند نہیں پڑنے دیا۔ جاوید اقبال چیمہ وزیرآباد کے رہائشی ہیں اور اس صنعتی شہر میں انہوں نے اپنے خاندانی پیشہ یعنی زراعت کو نہ صرف جاری رکھا ہوا ہے بلکہ اس میں آنے والی جدت کو بھی وقت کے ساتھ ساتھ خوش آمدید کہتے ہیں۔ چیمہ صاحب کے علم میں جب یہ بات آئی کہ محکمہ زراعت کے شعبہ اصلاح آبپاشی نے عالمی بنک کے تعاون سے "پنجاب میں آبپاشی زراعت کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کا منصوبہ" شروع کیا ہے تو انہوں نے اس سے مستفید ہونے کا فیصلہ کیا۔ اس منصوبہ کے تحت جدید نظام آبپاشی یعنی ڈرپ اور سپرنکلر کی تنصیب پر محکمہ کل رقم کا 60 فیصد ادا کرتا ہے جبکہ بقیہ 40 فیصد کاشتکار نے ادا کرنے ہوتے ہیں۔ ڈرپ اور سپرنکلر نظام آبپاشی سے پانی کی 30 سے 75 فیصد تک بچت ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ پانی کی ایک جیسی تقسیم اور بروقت رسائی سے فصل کی بڑھوتری پر خوشگوار اثرات مرتب ہوتے ہیں، جو فی ایکڑ پیداوار میں اضافے کا باعث بنتے ہیں۔ گوکہ ڈرپ نظام آبپاشی کے فوائد سپرنکلر سے زیادہ ہوتے ہیں پھر بھی جاوید صاحب سے سپرنکلر نظام کی تنصیب کا فیصلہ کیا جس کی وجہ انہوں نے یہ بتائی کہ میں نے گندم، چاول، برسین اور اسی طرح کے کچھ اور چارے اگانے ہوتے ہیں، جن کے لئے سپرنکلر نظام آبپاشی بہتر رہتا ہے۔ اسی لئے میں نے سپرنکلر کی تنصیب کا فیصلہ کیا اور میرا فیصلہ درست ثابت ہوا۔

ڈرپ آبپاشی کے فوائد

- پانی کی بچت
- صحیح اور مقررہ وقت پر پانی کی فراہمی
- پیداواری اخراجات میں کمی
- پیداوار اور معیار میں بہتری
- جڑی بوٹیوں کی کم نشوونما
- کھاد و کیمیائی اجزاء کا بہتر استعمال
- ریتلے علاقوں کے لئے موزونیت
- غیر ہموار زمینوں کے لئے موزوں ترین

جاوید اقبال چیمہ

وزیرآباد، گوجرانوالہ

سپر نکلر نظام آبپاشی میں پانی فوار کی صورت میں فصل کو مہیا کیا جاتا ہے۔ اس نظام کو کب اور کتنی دیر چلانا ہے اور کس فصل کو کتنا پانی دینا ہے، یہ کسان کے اختیار میں ہوتا ہے اور وہ اسے اپنی مرضی کے مطابق چلالیتا ہے۔ یہ سہولت روایتی طریقہ آبپاشی میں میسر نہیں ہوتی، جس میں کھیت کو پانی لگانے کے بعد کاشتکار تین سے چار گھنٹے اس انتظار میں رہتا ہے کہ کھیت کے آخر والے پودوں کو پانی ملے اور وہ پانی کا رخ دوسرے کھیت کی طرف موڑ دے۔ جاوید صاحب نے اس سہولت کو اپنے الفاظ میں کچھ اس طرح بیان کیا۔

"روایتی طریقے سے جب پانی لگاتے تھے تو پانی لگانے سے دو دن پہلے ہی پانی لگانے کی پریشانی شروع ہو جاتی تھی کیونکہ ایک ایکڑ کو سیراب کرانے میں کم از کم تین گھنٹے لگتے ہیں اور 19 ایکڑ کیلئے ایک دن سے زائد وقت درکار ہوتا ہے۔ سپر نکلر نے کم از کم یہ مسئلہ حل کر دیا ہے کہ اب پانی لگانا کوئی مشکل کام نہیں ہے اس سے بیس منٹ میں ایک ایکڑ سیراب ہو جاتا ہے اور 19 ایکڑ کو سیراب ہونے میں تین گھنٹے لگتے ہیں۔ اگر گندم کی مثال لیں تو 19 ایکڑ روایتی طریقے سے بیس گھنٹے سے زائد وقت میں سیراب ہوتے ہیں اور چار پانی لگانے کے بعد فصل تیار ہوتی ہے۔ سپر نکلر سے فصل تیار کرنے میں آٹھ مرتبہ پانی لگانا پڑتا ہے اور آٹھ پانی لگانے کا کل دورانیہ 24 گھنٹے ہے۔ روایتی طریقے سے ایک پانی لگانے کا خرچہ اور وقت درکار ہے اتنے وقت، خرچہ اور پانی میں سپر نکلر سے پوری فصل تیار ہو جاتی ہے۔ لوڈشیڈنگ میں بھی سپر نکلر بہترین کام دے جاتا ہے۔"

چیمہ صاحب اس سلسلے میں مزید کہتے ہیں کہ "اگر بجلی ایک گھنٹے کیلئے آئی ہو تو روایتی طریقہ سے بمشکل دو کنال سیراب ہوتے ہیں پھر دوبارہ بجلی آنے پر انہی دو کنال سے ہو کر پانی نے آگے جانا ہوتا ہے جس سے فصل کا بہت نقصان ہوتا ہے۔ اگر سپر نکلر لگایا ہو تو ایک گھنٹے میں تین ایکڑ سیراب ہو جاتے ہیں اگر بیس منٹ کیلئے بھی بجلی آ جائے تو ایک ایکڑ کو پانی مل جاتا ہے۔ دو سال قبل جب سپر نکلر نہیں تھا تو لوڈشیڈنگ کی وجہ سے ہماری آدھی فصل تباہ ہو گئی تھی۔"

ڈرپ کی طرح سپر نکلر نظام آبپاشی میں بھی کھاد اور دیگر زرعی مداخلات کے استعمال کے لئے علیحدہ سے ٹینک بنا ہوتا ہے اس میں کھاد اور دیگر زرعی مداخلات ڈال دیتے ہیں جو پانی کے ساتھ برابر مقدار میں فصل کو مل جاتی ہیں اور اس کام کیلئے علیحدہ سے وقت اور مزدوری کی ضرورت نہیں ہوتی۔

جس طرح سپر نکلر میں پانی لگانے کی محنت کی بچت ہے اسی طرح کھاد کے بہترین استعمال کے ساتھ کھاد ڈالنے کی مزدوری نہ ہونے کے برابر ہے۔ اگر روایتی طریقے سے کھاد دیں تو کم از کم دو مزدور ایک دن میں نو ایکڑ کو کھاد دیں گے اور کہیں زیادہ اور کہیں کم کھاد جائیگی۔ اس کے علاوہ غیر ضروری جگہوں پر بھی کھاد چلی جاتی ہے جو کہ ضائع ہو جاتی ہے۔ یہ وہ نقصان ہے جو کسی کھاتے میں بھی نہیں آتا اور کسان بھی اس پر کچھ خاص توجہ نہیں دیتا مگر یہ نقصان ہو رہا ہوتا ہے۔ سپر نکلر میں کھاد اور زرعی ادویات کیلئے علیحدہ سے ٹینک بنا ہوتا ہے اس میں کھاد یا زرعی ادویات کو پانی میں حل کر کے ڈال دیتے ہیں جہاں سے یہ پانی کے ساتھ ہی تمام فصل کو مل جاتی ہے اور اس بات کی فکر بھی نہیں ہوتی کہ کسی پودے کو کم اور کسی کو زیادہ کھاد ملی ہے کیونکہ اس میں پانی کی طرح کھاد کی بھی ایک جتنی مقدار تمام پودوں کو مل رہی ہوتی ہے۔ سپر نکلر میں کھاد دینے کی مزدوری کے ساتھ ساتھ وقت کی بھی بہت بچت ہوتی ہے۔ بیس منٹ میں جہاں ایک ایکڑ کو پانی مل جاتا ہے وہیں انہیں بیس منٹوں میں علیحدہ سے مزدوری کئے بغیر کھاد بھی فصل کو مل جاتی ہے اور ضائع ہونے کا امکان بھی بہت کم ہوتا ہے۔

سپر نکلر کے انہی فوائد کی وجہ سے اخراجات میں کمی اور آمدن میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ جاوید چیمہ نے اپنے اخراجات اور آمدن کے بارے درجہ ذیل تفصیلات بتائیں۔

چاول کی مکمل فصل سپر نکلر پر تیار نہیں ہوتی بلکہ فصل کے آخری ایام میں اسے سپر نکلر سے پانی لگاتے ہیں اسی لئے چاول کی فصل کا اندازہ نہیں بتا سکتے البتہ گندم اور برسیم میں پانی کی کھپت روایتی طریقہ کی نسبت نصف ہو جاتی ہے۔ اسکے علاوہ فی ایکڑ پیداوار میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ گندم کی جو دو فصلیں ہم نے سپر نکلر پر کاشت کیں اس میں تقریباً آٹھ من فی ایکڑ زیادہ پیداوار حاصل ہوئی۔ بجلی مہنگی ہونے کے باوجود ہمارے پانی لگانے کے اخراجات دو سال قبل آنے والے اخراجات سے تاحال کافی کم ہیں۔ آخر میں ایک اور بات کا اضافہ کرنا چاہوں گا جس کا فصلوں کی پیداوار سے کوئی تعلق نہیں ہے، جب سپر نکلر چل رہا ہوتا ہے تو یہ اس قدر خوبصورت نظارہ ہوتا ہے کہ باہر بیٹھ کر چائے پینے کا مزہ دوبالا ہو جاتا ہے۔"